

## 4050- حرم سے کچھ رقم ملی

سوال

ہم حج کے لیے گئے تو دوران حج حرم سے مجھے ایک بٹوہ ملا جس میں اچھی بھلی رقم بھی تھی مجھے اس کا کیا کرنا چاہیے، خاص کر جب کہ میں مکہ میں صرف محدود عرصہ کے لیے رہا؟

پسندیدہ جواب

حزم کے نقطہ یا گشیدہ اشیاء کے بارہ میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ آیا ایک سال اعلان کرنے کے بعد یہ بھی حرم کی حدود سے باہر ملنے والی چیز کی طرح ملکیت میں آجائے گی کہ نہیں؟

کچھ علماء تو کہتے ہیں کہ عموم احادیث کی بنابریہ بھی ملکیت میں آجائے گا، لیکن دوسرا گروہ کہتا ہے کہ اس کی ملکیت ثابت نہیں ہوتی، بلکہ ہر وقت اس کا اعلان کرتا رہے اور بھی بھی اس کی ملکیت میں نہیں آستنا۔

اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کامکہ مکرمہ میں فرمان ہے :

(اس کا نقطہ اور گشیدہ چیز کسی کے لیے حلال نہیں لیکن جو اس کا اعلان کرے اس کے حلال ہے)۔

شیع الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی قول اختیار کرتے ہوئے کہا ہے :

(کسی بھی حال میں وہ اس کا مالک نہیں بن سکتا، اس لیے کہ اس کی نبی وارد ہے اور ہر وقت اس کا اعلان کرنا ضروری اور واجب ہے)۔

اس سے نبی والی حدیث میں یہ ظاہر ہے۔ دیکھیں کتاب : *المختصر الفقہی تالیف صالح الغوزان ص (150)*، اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (5049) کا مراجعہ کریں۔

شیع ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

کیا میرے لیے کہ مکرمہ سے گشیدہ چیز اٹھانا اور اسے اپنے علاقہ میں لے جا کر اعلان کرنا جائز ہے؟ یا کہ یہ واجب اور ضروری ہے کہ میں مکرمہ کی مساجد کے دروازوں پر اور بازاروں میں اس کا اعلان کروں؟

تو ان کا جواب تھا :

مکہ مکرمہ کی گشیدہ اشیاء میں خصوصیت ہے کہ وہ صرف وہی اٹھا سکتا ہے جو ہر وقت اس کا اعلان کرتا رہے یا پھر اسے حکومتی اداروں کے سپرد کر دے جو کہ اس کام کے لیے مخصوص ہیں، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(اس کی گشیدہ اشیاء صرف اعلان کرنے والے کے لیے اٹھانی حلال ہے) اس حکم میں حکمت یہ ہے کہ جب گشیدہ اشیاء اپنی جگہ پر ہی رہیں تو ہو سکتا ہے کہ ان کے مالک واپس آ کر انہیں حاصل کر لیں۔

تو اس بنا پر ہم اپنے اس بھائی کو یہ کہیں گے آپ پر واجب اور ضروری ہے کہ آپ مکہ مکرمہ میں جہاں آپ کو ملی وہاں اور اس کے ارد گرد ہی اس کا اعلان کریں، مثلاً مساجد کے دروازوں اور لوگوں کے جمع ہونے والی جھگوں پر، اگر آپ یہ نہیں کر سکتے تو پھر آپ یہ رقم گشندہ اشیاء کے ادارہ کے سپرد کر دیں۔ دیکھیں کتاب : فتاویٰ اسلامیہ (311/2)۔

واللہ اعلم۔